دہشت گردی کی نئی لہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

افغانستان اور امریکا کی جنگ بندی کے بعد اہلِ پاکستان کو اُمید ہو چلی تھی کہ اب پاکستان میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا اور اطمینان وسکون نصیب ہوگا، لیکن ’’بسا آرزو کہ خاک شدہ‘‘ کے مصداق اہلِ پاکستان کو یہ نعمتیں ابھی تک میسر نہیں آسکیں۔ کیا کہا جائے کہ اس میں ہمارے پالیسی ساز ناکام ہوئے؟ یا اہلِ حکومت و مقتدرہ قوتیں بروقت فیصلہ کرنے کی صلاحیت واستعداد سے محروم ہیں؟ یا کوئی غیر مرئی قوت ہے جو ہماری مقتدرہ اور بااختیار اتھارٹی کو اپنی قوم اور ملک کے مفاد میں صحیح اور بروقت فیصلہ کرنے میں آڑے آجاتی ہے اور روکتی ہے؟ یا عالمی طاقتیں مستحکم پاکستان پسند نہیں کرتیں؟! سبب اور وجہ کوئی بھی ہو، لیکن اتنا تو ہر باشعور اور عقل وخرد کے حامل انسان اور پاکستانی کو معلوم ہے کہ ہمارے حکمران ہوں یا بااختیار ادارے، بہرحال! پاکستانی عوام کو تحفظ دینے اور امن وامان قائم کرنے میں بہت پیچھے ہیں۔

حالات کی اَبتری اور مخدوش صورت حال کا اس سے اندازہ لگائیں کہ ہمارے ملک پاکستان کے چار صوبوں میں سے دو صوبے تو مستقل دہشت گردی، بم دھماکوں اور گولیوں کی زَد میں ہیں۔ صوبہ خیبر پختون خواہ کے جنوبی اَضلاع میں رات کے حکمران الگ اور دن کے حکمران الگ الگ ہیں۔ اطلاعات ہیں کہ سرکاری سطح پر اعلان کیا گیا ہے کہ رات کے وقت پولیس تھانوں سے باہر نہ نکلے اور سرکاری ملازمین بھی سفر نہ کریں، حالانکہ اس

صوبے کا وزیرِ اعلیٰ، گورنر اور آئی جی، جنوبی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب پولیس اور سرکاری ملازمین کا یہ حال ہے تو بیچارے عوام کس کے رحم وکرم پر ہوں گے!

صوبہ خیبر پختون خواہ میں اکتوبر کے مہینے میں ۳۵ر حملوں میں ۶۴ر افراد شہید ہوئے، جن میں ۴۹ر سیکورٹی اہل کار تھے، اور ۴۰ر سے زائد لوگ زخمی ہوئے۔ اس سے پہلے خیبر پختون خوا کے ضلع بنوں کے علاقے مالی خیل میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملے میں پاک فوج کے ۱۲ر جوان شہید ہوئے، آئی ایس پی آر کے مطابق سیکورٹی فورسز کے جوانوں نے خوارج کی چیک پوسٹ میں داخل ہونے کی کوشش ناکام بنادی، چیک پوسٹ میں داخل ہونے کی کوشش میں بارود سے بھری گاڑی چیک پوسٹ کی دیوار سے ٹکرادی، اس دھماکے کے نتیجے میں دیوار کا ایک حصہ گر گیا، پاک فوج کے ۱۰ر جوان اور ایف سی کے ۲ر اہل کار شہید ہوئے۔ اسی طرح کرم کے علاقے میں چلتی بسوں پر فائرنگ کے نتیجے میں اب تک ۴۹ر لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، جن میں خواتین اور بزرگ بھی شامل ہیں۔ لگ یوں رہا ہے کہ آپس میں زمین کے تنازع سے اُٹھنے والی خلفشار اور دشمنی کی آگ فرقہ واریت کی آگ میں بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ولا فعل اللہ ذٰلك !

اور اُدھر صوبائی حکومت ہے کہ وہ خوابِ غفلت سے باہر نہیں آرہی اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید وہ اِن معاملات اور قتل وقتال کو اہمیت نہیں دے رہی، تبھی تو وہ اِن معاملات سے مکمل غافل نظر آرہی ہے اور صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ اور پوری کابینہ کا ایک کام رہ گیا ہے کہ وہ صرف بانی پی ٹی آئی کو قانونی شکنجے سے رہائی دلانے کے لیے ہر قسم کے غیر قانونی حربے آزماتے رہیں اور صوبے کے وسائل اس میں جھونک دیں۔ بس! یہی ان کے نزدیک ملک کا سب سے بڑا مسئلہ رہ گیا ہے، اور وفاقی حکومت ہے کہ اس کا مقصد صرف اور صرف اس احتجاج کو روکنا ہے۔ اس کے علاوہ شاید امن وامان کے درست کرنے کی ذمہ داریاں لینے کے لیے وہ بھی سنجیدہ نظر نہیں آرہی۔

کچھ یہی صورتِ حال صوبہ بلوچستان کی ہے کہ اس میں بھی ایک دس سالہ بچے کو ایک باغ سے اغوا کیا گیا اور ابھی تک پولیس اسے بازیاب نہیں کراسکی، جس کی بنا پر پورے صوبہ بلوچستان میں دھرنے ہو رہے ہیں، ٹریفک جابجا رُکی ہوئی ہے، اسی طرح ٹرینوں کو بھی منسوخ کیا جارہا ہے۔ یہ سب کیا ہورہا ہے؟ لگ یوں رہا ہے کہ ہمارے ملک کی دشمن بیرونی ایجنسیاں اور ان کے داخلی ایجنٹ مل کر ملک کو عدمِ استحکام کا شکار بنارہے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کے لیے جو ممالک دل چسپی رکھتے ہیں، وہ لوگ اس امن وامان کی ناقص صورتِ حال کی بنا پر اپنا سرمایہ اس ملک میں نہ لگائیں۔ ولا فعل اللہ ذٰلك !

حکومت کو چاہیے کہ جو لوگ بیرونی قوتوں کے آلۂ کار بن کر ملک کے امن وامان کو تہ وبالا کررہے ہیں،

ان کے ساتھ نیشنل ایکشن پلان کے تحت سختی سے نمٹا جائے، پارلیمانی نمائندگی کے ذریعہ پوری قوم کو اعتماد میں لیا جائے اور ان کے مشوروں سے اپنے ملک کی داخلہ اور خارجہ پالیسی مرتب کی جائے، تمام حکومتی ذمہ داران حضرات اور سیاسی جماعتوں کے اکابرین کی ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے اور اسے قومی مسئلہ قرار دیتے ہوئے اس پر غور وفکر کیا جائے۔ ان شاء اللہ! اس سے امن وامان قائم کرنے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔

اسرائیلی وزیر اعظم کے وارنٹ گرفتاری

۱۳/ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا کہ ابھی تک فلسطین پر اسرائیل کا ظلم وتشدد اور سفاکیت وبہیمیت جاری ہے، اسے کسی ملک، کسی فوج اور کسی بھی فورم پر جواب دِہی کا بالکل خوف نہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ امریکا بہادر اس کی پشت پر ہے، وہ نہ صرف اسرائیل کو مالی مدد دے رہا ہے، بلکہ برابر اُسے اسلحہ بھی سپلائی کر رہا ہے۔ مسلم ممالک کے سربراہوں پر مشتمل او آئی سی کا فورم سوائے ایک ظاہری اور نمائشی اجتماع کے کوئی مؤثر اور ٹھوس لائحہ عمل پیش نہ کر سکا۔ اتنی بڑی اور اہم کانفرنس نے فلسطین اور لبنان میں مسلمانوں کی نسل کشی روکنے کے لیے کسی بھی عملی اقدامات کا اعلان نہ کر کے پوری اُمتِ مسلمہ کو مایوس کیا ہے، بلکہ یہ کمزور موقف اسرائیل کو شاید مزید شہہ ملنے کا باعث بنا ہے اور اس کی سفاکیت میں اضافہ ہو گیا ہے، اس لیے کہ عین اس وقت جب اسلامی سربراہی کانفرنس ہو رہی تھی، اسرائیل کے غزہ اور جنوبی کنارہ پر حملے جاری تھے، جو اسرائیل کی طرف سے یہ اعلان تھا کہ اس کی نظر میں اسلامی سربراہی کانفرنس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور نہ ہی ان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف کوئی عملی اقدام کر سکیں۔

دوسری طرف اخبارات کے مطابق عالمی فوج داری عدالت نے غزہ جنگ میں انسانیت پر مظالم اور جنگی جرائم کے مرتکب ہونے والے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یو وگیلنٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق عدالتی فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں افراد نے جان بوجھ کر غزہ کی شہری آبادی کو خوراک، پانی، ادویات اور طبی سامان کے ساتھ ساتھ ایندھن اور بجلی سے محروم رکھا۔

اخباری اطلاعات کے مطابق کینیڈا کا کہنا ہے کہ وہ بین الاقوامی عدالتوں کے جاری کردہ تمام فیصلوں کی